قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر ۔ ابو سعید

Online Edition

منگل 27 جولائی 2021ء | 16 ذوالحج 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:176

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

چندے کی برکت

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار جاتا اور وہاں محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مُد اناج وغیرہ یا جو بھی چیز ملتی (وہ اسے صدقہ کرتا)، (راوی بیان کرتے ہیں کہ) ان میں سے بعضوں کا یہ حال ہے کہ ایک ایک لاکھ درہم ان کے پاس موجود ہیں۔ (جو مزدوری کر کے چندے دیا کرتے تھے۔)

(ماخوذ بخاری-کتاب الاجارة-باب من آجر نفسه ليحمل على ظهره ثم تصدق به...)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

صحابہ مسیح موعودؑ نے قربانیوں میں وہ نمونے قائم کیئے جو صحابہ رسولؐ میں تھے

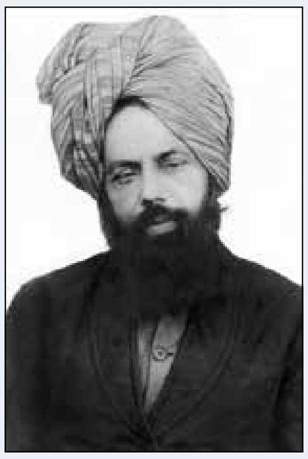

’’مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روز مزدوری کرتے ہیں۔ سرگرمی سے ماہوار چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا۔ مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 حاشیہ صفحہ 313-314)

(جب منارۃ المسیح کی تعمیر ہونے لگی تھی یہ اس وقت کا ذکر ہے) فرمایا:

’’ان دنوں میں میری جماعت میں سے دو ایسے مخلص آدمیوں نے اس کام کے لئے چندہ دیا ہے۔ جو باقی دوستوں کے لئے درحقیقت جائے رشک ہیں۔ ایک ان میں سے منشی عبدالعزیز نام، ضلع گورداسپور میں پٹواری ہیں، جنہوں نے باوجود اپنی کم سرمائیگی کے ایک سو روپیہ اس کام کے لئے چندہ دیا ہے۔ اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ سو روپیہ کئی سال کا ان کا اندوختہ ہوگا۔ اور زیادہ قابل تعریف اس سے بھی ہیں کہ ابھی وہ ایک اور کام میں سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں۔ اور اب اپنے عیال کی بھی چنداں پرواہ نہ رکھ کر یہ چندہ پیش کر دیا۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیۡرَ الۡجَزَاءِ۔

دوسرے مخلص جنہوں نے اس وقت بڑی مردانگی دکھلائی ہے، میاں شادی خاں لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں۔ اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ چندہ بھیج دیا ہے۔ اور یہ وہ متوکل شخص ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید تمام جائیداد 50 روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ چونکہ ایام قحط ہیں اور دنیوی تجارت میں صاف تباہی نظر آتی ہے تو بہتر ہے کہ ہم دینی تجارت کر لیں۔ اس لئے جو کچھ اپنے پاس تھا سب بھیج دیا۔ اور درحقیقت وہ کام کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 314 تا 315)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ وَتَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبۡوَۃٍ اَصَابَہَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُکُلَہَا ضِعۡفَیۡنِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یُصِبۡہَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۲۶۶﴾

(البقرہ:266)

ترجمہ: اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو، اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

عورتیں یاد رکھیں کہ جس طرح مرد کی کمائی سے عورت جو صدقہ دیتی ہے اس میں مرد کو بھی ثواب میں حصہ مل جاتا ہے تو آپ کے بچوں کی اس قربانی میں شمولیت کا آپ کو بھی ثواب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو جانتا ہے اور ان کا اجر دیتا ہے۔ اور جب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہوں گے۔ اور زندگی کے بعد بھی یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو یہ ماں باپ کے لئے ایک صدقہ جاریہ ہو گا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح پر عمل کرنے کے نمونے، قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے نمونے، ہمیں آخرین کی اس جماعت میں بھی ملتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم کئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے جو قربانیوں کے نمونے قائم کئے ہیں ان کے نظارے بھی عجیب ہیں۔ آج بھی ہمیں جو قربانیوں کے نظارے نظر آتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بڑوں کی تربیت کا اثر ہوتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی اپنی اولاد کی تربیت اور ان کے لئے دعاؤں کا نتیجہ ہے اور سب سے بڑھ کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے لئے دعاؤں کی وجہ سے ہے۔ جس درد سے آپؑ نے اپنی جماعت کی تربیت کرنے کی کوشش کی ہے جن کا ذکر حضور علیہ السلام کی تحریرات میں مختلف جگہ پر

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- آنکھوں میں وہ ہماری رہے ابتدا یہ ہے (منظوم)
- کتاب، تعلیم کی تیاری
- ہدایات بابت کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ
- برکینا فاسو میں تقاریب آمین کا بابرکت انعقاد

دربارِ خلافت

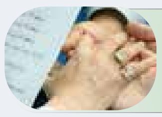

استغفار کس طرح کرنی چاہئے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس حقیقی استغفار کرنے والے اور عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے کی یقیناً خدا تعالیٰ رہنمائی فرمائے گا اگر وہ سچے جانشین کی حقیقی اِتباع بھی کرنے والا ہو اور اُس کے حکموں پر چلنے والا بھی ہو۔ وہ اُس کے بھیجے ہوئے فرستادے کو قبول کرے پھر اُس تعلیم پر عمل کرے جو دی جارہی ہے۔ بہرحال جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج استغفار بتایا ہے۔

دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں استغفار کا طریق سکھایا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ استغفار کس طرح کرنی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: نیز یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو تمہیں وہ ایک مقررہ مدت تک بہترین سامانِ معیشت عطا کرے گا اور وہ ہر صاحبِ فضیلت کو اُس کے شایانِ شان فضل عطا کرے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمہارے بارے میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ حقیقی استغفار کرنے والے کی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ اس آیت کے شروع میں اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔ اُس سے اُس کی مدد کے طالب ہو، اُس سے دعائیں کرو کہ وہ تمہارے دلوں کے زنگ دھو کر خالص بندہ بنادے۔ تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے وعدے کے مطابق مدد فرماتا ہے۔ لیکن اگر ایک شخص آج ایک راستہ اختیار کرتا ہے، کل دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے، استغفار میں مستقل مزاجی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ استغفار نہیں ہے۔

پس حقیقی استغفار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اُن جذبات و خیالات سے بچنے کی دعا مانگی جائے جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں روک ہیں اور جب یہ معیار حاصل ہو جائے گا، یہ جذبات دبانے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی تو پھر تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ کی حالت پیدا ہوگی۔ وہ حالت پیدا ہوگی جب انسان پھر مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر جب یہ حالت ہو تو بندہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی استغفار اور توبہ صرف الفاظ دہرالینا یا منہ سے اَسْتَغْفِرُاللّٰہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ ساتھ ہی اپنی حالت کی تبدیلی کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے۔ جب انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرتا ہے تو پھر انسان کے لئے جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا ہے دینی اور دنیاوی فائدے ملتے ہیں۔ دنیا و آخرت کے فائدے اسی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد انسان بنتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 13/ جنوری 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

آنکھوں میں وہ ہماری رہے ابتدا یہ ہے

آنکھوں میں وہ ہماری رہے ابتدا یہ ہے
ہم اس کے دل میں بسنے لگیں انتہا یہ ہے
روزہ نماز میں کبھی کٹتی تھی زندگی
اب تم خدا کو بھول گئے، انتہا یہ ہے
لاکھوں خطائیں کرکے جو جھکتا ہوں اُس طرف
پھیلا کے ہاتھ ملتے ہیں مجھ سے وفا یہ ہے
راتوں کو آکے دیتا ہے مجھ کو تسلیاں
مردہ خدا کو کیا کروں میرا خدا یہ ہے
کیا حرج ہے جو ہم کو پہنچ جائے کوئی شر
پہنچے کسی کو ہم سے اگر شر برا یہ ہے
اس کی وفا و مہر میں کوئی کمی نہیں
تم اس کو چھوڑ بیٹھے ہو ظلم وجفا یہ ہے
مارے جلائے کچھ بھی کرے مجھ کو اس سے کیا
مجلس میں اس کے پاس رہوں مدعا یہ ہے
بوئے چمن اڑائے پھرے، جو، وہ کیا صبا
لائی ہے بوئے دوست اڑا کر صبا یہ ہے

کلام محمود صفحہ 201

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَعَظَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗٓ أَوِ اعْتَمَرَہٗ تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً۔

(معجم الاوسط للطبرانی جلد 6 صفحہ 183)

ترجمہ: اے اللہ! اپنے اس گھر (بیت اللہ) کو بزرگی عزت وعظمت نیکی اور رعب میں زیادہ کر۔ اور حج وعمرہ کرنے والوں میں سے جو اس کی تقدیس وتعظیم کرے اسے بھی عظمت وشرف اور نیکی ورعب میں بڑھا۔

یہ سید ومولیٰ، مقدس الانبیاء پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی بیت اللہ کے دیدار کے وقت کی دعا ہے۔

حضرت حذیفہ بن اسیدؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ جب بیت اللہ پر نظر فرماتے تو مندرجہ بالا دعا پڑھتے تھے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

کتاب، تعلیم کی تیاری

قسط 4

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین عناوین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ یہ اس کی چوتھی قسط ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں؟

2۔ نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟

3۔ بنی نوع کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟

اللہ کے حضور ہمارے فرائض؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے؟ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دیکھا گیا ہے کہ ایسے ایسے لوگ بھی مجاہدات کرتے تھے جو چھت سے رسہ باندھ کر (اپنے) آپ کو ساری رات جاگنے کے لیے لٹکا رکھتے تھے لیکن کیا وہ ان مجاہدات سے آنحضرت ﷺ سے زیادہ ہو گئے تھے؟ ہرگز نہیں۔

نامرد، بزدل، بے وفا جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بناء پر ملا؟ قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا ہے۔ اِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِيۡ وَفّٰۤى (النجم:38) ابراہیم وہ جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی۔ آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اپنی بیوی کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ آ۔ انہوں نے فی الفور اس کو قبول کر لیا۔ ہر ایک ابتلا کو اُنہوں نے اس طرح پر قبول کر لیا کہ گویا عاشق اللہ تھا۔ درمیان میں کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسی طرح پر آنحضرت ﷺ کو ابتلا پیش آئے۔ خویش و اقارب نے مل کر ہر قسم کی ترغیب دی کہ اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم دینے کو تیار ہیں اور اگر آپ بادشاہت چاہتے ہیں تو اپنا بادشاہ بنا لینے کو تیار ہیں۔ اگر بیویوں کی ضرورت ہے تو خوبصورت بیویاں دینے کو موجود ہیں۔ مگر آپ کا جواب یہی تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے شرک کے دور کرنے کے واسطے مامور کیا ہے جو مصیبت اور تکلیف تم دینی چاہتے ہو دے لو میں اس سے رک نہیں سکتا کیونکہ یہ کام جب خدا نے میرے سپرد کیا ہے پھر دنیا کی کوئی ترغیب اور خوف مجھ کو اس سے ہٹا نہیں سکتا۔ آپ جب طائف کے لوگوں کو تبلیغ کرنے گئے تو اُن خبیثوں نے آپ کے پتھر مارے جس سے آپ دوڑتے دوڑتے گر جاتے تھے۔ لیکن ایسی مصیبتوں اور تکلیفوں نے آپ کو اپنے کام سے نہیں روکا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کے لئے کیسی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے اور کیسی مشکل گھڑیاں اُن پر آتی ہیں مگر باوجود مشکلات کے اُن کی قدر شناسی کا بھی ایک دن مقرر ہوتا ہے اس وقت اُن کا صدق روزِ روشن کی طرح کھل جاتا ہے اور ایک دنیا ان کی طرف دوڑتی ہے۔

عبداللطیف کے لئے وہ دن جو اس کی سنگساری کا دن تھا کیسا مشکل تھا۔ وہ ایک میدان میں سنگساری کے لئے لایا گیا اور ایک خلقت اس تماشا کو دیکھ رہی تھی۔ مگر وہ دن اپنی جگہ کس قدر، قدر و قیمت رکھتا ہے۔ اگر اس کی باقی ساری زندگی ایک طرف ہو اور وہ دن ایک طرف، تو وہ دن قدر و قیمت میں بڑھ جاتا ہے۔ زندگی کے یہ دن بہر حال گزر ہی جاتے ہیں اور اکثر بہائم کی زندگی کی طرح گزرتے ہیں۔ لیکن مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت و وفا میں گزرے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس لطیف اور عمدہ غذائیں کھانے کے لئے اور خوبصورت بیویاں اور عمدہ عمدہ سواریاں سوار ہونے کو رکھتا ہے بہت سے نوکر چاکر ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ مگر ان سب باتوں کا انجام کیا ہے؟ کیا یہ لذتیں اور آرام ہمیشہ کے لئے ہیں؟ ہرگز نہیں ان کا انجام آخر فنا ہے۔ مردانہ زندگی یہی ہے کہ اس زندگی پر فرشتے بھی تعجب کریں۔ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس کی استقامت، اخلاص اور وفاداری تعجب خیز ہو۔ خدا تعالیٰ نامرد کو نہیں چاہتا۔ اگر زمین و آسمان بھی ظاہری اعمال سے بھر دیں لیکن ان اعمال میں وفا نہ ہو تو اُن کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ کتاب اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک انسان صادق اور وفادار نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی نمازیں بھی جہنم ہی کو لے جانے والی ہوتی ہیں۔ جب تک پورا وفادار اور مخلص نہ ہو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی۔ لیکن جب پورا وفادار ہو جاتا ہے اس وقت اخلاص اور صدق آتا ہے اور وہ زہریلا مادہ نفاق اور بزدلی کا جو پہلے پایا جاتا ہے دور ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات۔ ایڈیشن 2018ء۔ جلد 5 صفحہ 383تا385)

آپؑ پھر فرماتے ہیں:

’’جس قدر جرائم معاصی اور غفلت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی جڑ خدا شناسی میں نقص ہے۔ اسی نقص کی وجہ سے گناہ میں دلیری ہوتی ہے۔ بدی کی طرف رجوع ہوتا ہے اور آخر کار بدچلنی کی وجہ سے آتشک کی نوبت آتی ہے پھر اس سے جذام ہوتا ہے جس سے نوبت موت تک پہنچتی ہے۔ حالانکہ اگر بدکار آدمی بدکاری میں لذت حاصل نہ کرے تو خدا اسے لذت اور طریق سے دے دے گا یا اس کے جائز وسائل بہم پہنچادے گا۔ مثلاً اگر چور چوری کرنا ترک کر دے تو خدا اسے مقدّر رزق ایسے طریق سے دے دے گا کہ حلال ہو اور حرامکار حرامکاری نہ کرے تو خدا نے اس پر حلال عورتوں کا دروازہ بند نہیں کر دیا۔ اسی لئے بدنظری اور بدکاری سے بچنے کے لئے ہم نے اپنی جماعت کو کثرتِ ازدواجی کی بھی نصیحت کی ہے کہ تقویٰ کے لحاظ سے اگر وہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا چاہیں تو کر لیں مگر خدا کی معصیت کے مرتکب نہ ہوں۔ پھر گناہ کر کے جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔‘‘

(ملفوظات۔ ایڈیشن 2018ء۔ جلد 5 صفحہ 358)

پھر فرمایا:

’’اسلام کا دعویٰ کرنا اور میرے ہاتھ پر بیعت توبہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک ایمان کے ساتھ عمل نہ ہو کچھ نہیں۔ منہ سے دعویٰ کرنا اور عمل سے اس کا ثبوت نہ دینا خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانا ہے اور اس آیت کا مصداق ہو جانا ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ۔ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ۔ (الصف:3-4) یعنی اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے ہو یہ امر کہ تم وہ باتیں کہو جن پر تم عمل نہیں کرتے خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑے غضب کا موجب ہے۔

پس وہ انسان جس کو اسلام کا دعویٰ ہے یا جو میرے ہاتھ پر توبہ کرتا ہے اگر وہ اپنے آپ کو اس دعویٰ کے موافق نہیں بناتا اور اس کے اندر کھوٹ رہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے غضب کے نیچے آجاتا ہے اس سے بچنا لازم ہے۔‘‘

(ملفوظات۔ ایڈیشن 2018ء۔ جلد 5 صفحہ 182)

نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟

’’بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو

تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اِس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اُس میں سے اِس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اِسی طرح سے نکالا کرے۔“

(ملفوظات۔ ایڈیشن 2018ء۔ جلد 5 صفحہ 193)

”اس پر ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ کیا ایسی موت کے آنے کے بعد انسان عبادت نہ کرے۔ اور بیشک بدیوں میں مبتلا رہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس موت کے بعد یعنی جیسا کہ انسان نفس امارہ سے جنگ کر کے اس پر غالب آجاتا ہے اور فتح پالیتا ہے تو پھر عبادت اور نیک اعمال کا بجالانا اس کے لئے ایک طبعی امر ہوتا ہے جیسے انسان بلا تکلف میٹھی میٹھی مزہ دار چیزیں کھاتا رہتا ہے اور اُسے لذت آتی رہتی ہے۔ ایسے ہی بلا تکلف نیک اعمال اس سے سرزد ہوتے رہتے ہیں اور اس کی تمام لذت اور خوشی خدا تعالیٰ کی عبادت میں ہوتی ہے اور جب تک وہ نفس سے جنگ کرتا رہتا ہے تبھی تک اُسے ثواب بھی ملتا ہے لیکن جب اس نے موت حاصل کر لی اور نفس پر فتح پالی تو پھر تو جنت میں داخل ہو گیا۔ اب ثواب کاہے کا؟ یہی وہ جنت ہے جو انسان کو دنیا میں حاصل ہوتی ہے۔ اور قرآن شریف میں دو جنتوں کا بیان ہے جیسے کہ لکھا ہے وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن:47) یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں ایک دنیا میں اور ایک آخرت میں۔ دنیا والی جنت وہ ہے جو کہ اس درجہ کے بعد انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور اس مقام پر پہنچ کر انسان کی اپنی کوئی مشیت نہیں رہتی بلکہ خدا تعالیٰ کی مشیت اس کی اپنی مشیت ہوتی ہے۔ اور جیسے ایک انسان کو خصی کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہ زنا کاری وغیرہ حرکات کا مرتکب ہی نہیں ہوسکتا ویسے ہی یہ شخص خصی کر دیا جاتا ہے اور اس سے کوئی بدی نہیں ہوسکتی۔“

(ملفوظات۔ ایڈیشن 2018ء۔ جلد 5 صفحہ 240تا241 حاشیہ)

** ”تزکیہ نفس ایک ایسی شے ہے کہ وہ خود بخود نہیں ہوسکتا اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا تُزَكُّوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (النجم:33) کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے نفس یا عقل کے ذریعہ سے خودبخود مزکی بن جاویں گے۔ یہ بات غلط ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے۔ جہالت ایک ایسی زہر ہے کہ جیسے انسان چنگا بھلا پھرتا ہوا فوراً ہیضہ وغیرہ سے ہلاک ہو جاتا ہے اور اس سے پیشتر گمان بھی نہیں ہوتا کہ میں مرجاؤں گا، ایسے ہی جہالت ہلاک کر دیتی ہے اس کا علاج بلا انبیاء کے نہیں ہوسکتا۔ اُن کی صحبت میں رہنے سے انسان کے اندر وہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے اُسے اپنے مرض کا پتہ لگتا ہے۔ ورنہ خشک لفاظی اور چرب زبانی سے انسان کو یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔ صرف یہ کہنا کہ ہم نے زنا نہیں کیا، چوری نہیں کی اس سے تزکیہ نفس نہیں پایا جاتا اور نہ اس کا نام سچی پاکیزگی ہے۔ یہ ایک ایسی شے ہے کہ اس پر عمل کرنا تو درکنار سمجھنا ہی مشکل ہے۔ جسے خدا چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ یہ تو ایک قسم کی موت ہے جو انسان کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے۔“

(ملفوظات۔ ایڈیشن 2018ء۔ جلد 5 صفحہ 276)

بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟

”انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامتِ اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آجاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیر نے سچ کہا ہے:

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی ذات بافندہ پر نظر کر کے شکر کرتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئے اور ہر ایک طرح کے غرور، رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا۔“

(ملفوظات۔ ایڈیشن 2018ء۔ جلد 5 صفحہ 138)

** بعض مخالفین کے طاعون سے ہلاک ہونے کی خبر آئی۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

”دشمن کی موت سے خوش نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ ہر ایک شخص کا خدا تعالیٰ سے الگ الگ حساب ہے۔ سو ہر ایک کو اپنے اعمال کی اصلاح اور جانچ پڑتال کرنی چاہئے۔ دوسروں کی موت تمہارے واسطے عبرت اور ٹھوکر سے بچنے کا باعث ہونی چاہئے نہ یہ کہ تم ہنسی ٹھٹھے میں بسر کر کے اَور بھی خدا سے غافل ہوجاؤ۔ میں نے ایک جگہ توریت میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ اس میں فرماتا ہے کہ ایک وقت ہوتا ہے کہ جب میں ایک قوم کو اپنی قوم بنانی چاہتا ہوں تو اس کے دشمنوں کو ہلاک کر کے اُسے خوش کرتا ہوں۔ مگر اُسی قوم کی بے اعتنائیوں سے ایک وقت پھر ایسا آجاتا ہے کہ اس کو تباہ کر کے اس کے دشمنوں کو خوش کرتا ہوں۔“

(ملفوظات۔ ایڈیشن 2018ء۔ جلد 5 صفحہ 20)

** ”ایک غیر مومن کی بیمار پُرسی اور ماتم پُرسی تو حسن اخلاق کا نتیجہ ہے لیکن اس کے واسطے کسی شعائر اسلام کو بجالانا گناہ ہے۔ مومن کا حق کافر کو دینا نہیں چاہئے اور نہ منافقانہ ڈھنگ اختیار کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی ذات گو مخفی ہے مگر اس کے انوار ظاہر ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخفی نہیں۔“

(ملفوظات۔ ایڈیشن 2018ء۔ جلد 5 صفحہ 197)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مندرجہ بالا ارشادات میں بیان تعلیم پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(ابو سعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

ملتا ہے اور جس تڑپ کے ساتھ آپؑ نے اپنی جماعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے دعائیں کی ہیں، تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے دعائیں کی ہیں۔ یہ وہی پھل ہیں جو ہم کھا رہے ہیں۔ مردہ درخت نہیں دعاؤں کے طفیل ہرے ہو رہے ہیں جن میں بزرگوں کی اولادیں بھی شامل ہیں اور نئے آنے والے بھی شامل ہیں۔ ایک دور دراز علاقے کا آدمی جو عیسائیت سے اسلام قبول کرتا ہے اور پھر قربانیوں میں اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مَیں ہر وقت قربانی کرتا رہوں اور اگر بس چلے تو کسی کو آگے آنے ہی نہ دوں۔ تو یہ سب کچھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی اور دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ آپؑ کے زمانے میں یہ قربانیوں کے معیار قائم ہوئے جن کی آگے آگ لگتی چلی جا رہی ہے۔ اس لئے اگر یہ معیار قائم کرنے ہیں تو اس زمانے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والوں، اپنے اندر اس قوت قدسی سے پاک تبدیلی پیدا کرنے والوں کے بھی جو ذکر ہیں ان کا ذکر چلتا رہنا چاہئے تاکہ ان بزرگوں کے لئے بھی دعا کی تحریک ہو اور ہمیں بھی یہ احساس رہے کہ یہ پاک نمونے نہ صرف اپنے اندر قائم رکھنے ہیں، بلکہ اپنی نسلوں کے اندر بھی پیدا کرنے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 7/ جنوری 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ابو سعید

خلافت کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

خلافت سے کامل اطاعت کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پہچان اور اُس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہو جانا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں اور کسی قسم کی روک دل میں پیدا نہ ہو۔ کسی بات کو سن کر انقباض نہ ہو۔ خلافت کا صحیح فہم و ادراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے اور پھر عہدیداران کا کام ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 18مارچ 2014ء)

خلافت سے اخلاص و وفا

گوئٹے مالا کے جلسہ سالانہ 2013ء کے موقع پر اپنے پیغام میں نصیحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ خلافت اور نظام خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق پیدا کریں۔ آج اسلام کا غلبہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اس مقدس و بابرکت نظام کے معین و مددگار بن جائیں اور آنے والی نسلوں کو بھی نظام خلافت کے ساتھ وابستہ کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 14 مارچ 2014ء)

احمدیت کی خوبصورتی

خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’احمدیت کی خوبصورتی تو نظام جماعت اور نظام خلافت کی لڑی میں پرویا جانا ہے اور یہی ہماری اعتقادی طاقت بھی ہے اور عملی طاقت بھی ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 21 جنوری 2014ء)

خلافت کی برکات حاصل کرنے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آنحضرت ﷺ نے پہلے دور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ایک مدت گزرنے کے بعد ختم ہونے کی اطلاع فرمائی تھی اور دوسرے دور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ہمیشہ جاری رہنے کی خوشخبری عطا فرمائی۔ لیکن کن لوگوں کو؟ یقیناً ان لوگوں کو جو خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ عمل صالح کرنے والے ہیں۔ عبادتوں پر بڑھنے والے ہیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 9جولائی 2013ء)

خلافت کا فیض پانے کا طریقہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اسلام کی ترقی اب حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ وابستہ ہے ... جو خلافت کے ساتھ منسلک ہے، جماعت کی لڑی میں پروئے ہوئے، جو حبل اللہ کو پکڑے ہوئے ہیں ... افرادِ جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا انہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔‘‘

(روزنامہ الفضل 9جولائی 2013ء)

خلافت کا نظام جاری رہے گا

جلسہ سالانہ یوکے 2013ء کے موقع پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہ تو اب اللہ تعالیٰ کا مسیح و مہدیؑ کے زمانے کے ساتھ وعدہ ہے کہ ان کی اصلاح ہو گی اور اس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی کہ مسیح موعود کے بعد خلافت کا نظام جاری رہے گا اور جب خلافت کا نظام جاری رہے گا تو پھر قبلے بھی درست رہیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں، عمل صالح کرنے والوں، نمازوں کا قیام کرنے والوں اور زکوٰۃ دینے والوں اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ وعدہ ہے کہ خلافت کا نظام جاری رہے گا۔‘‘

(روزنامہ الفضل 2 ستمبر 2013ء صفحہ 5)

کامل اطاعت سے برکات ملتی رہیں گی

جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کے اختتامی خطاب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہی بستی تھی جس میں آپؑ کی وفات کے بعد تقویٰ پر چلتے ہوئے مومنین نے خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کا عہد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق جو اس نے مسیح موعودؑ سے کیا تھا جماعت کی وسعت کو اسی طرح جاری رکھا۔ جماعت کی مضبوطی اور استحکام کے نئے سے نئے باب کھلتے چلے گئے اور آج تک کھل رہے ہیں اور انشاء اللہ کھلتے جائیں گے۔ لیکن شرط تقویٰ ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عہد ہے اور اس پر عمل ہے۔ جب تک یہ قائم رہے گا۔ جب تک آپ کے دل اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کو بروئے کار لاتے رہیں گے، جب تک کامل اطاعت کے نظارے نظر آتے رہیں گے۔ ان برکات سے فیض پاتے چلے جائیں گے۔ جن کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے لئے مقدر کر دیا ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 5 مئی 2012ء)

اطاعت بجا لانے والے فلاح پانے کے مستحق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’خلافت خامسہ کے قائم ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی اس فعلی شہادت کا بھی اظہار فرمادیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی اور (حضرت مسیح موعود) کی یہ بات کہ خلافت اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور میں دائمی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور آئندہ بھی یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے والوں کی بعض نشانیاں بتائی ہیں۔ جو آیات (یعنی سورۃ النور 53 تا 57) میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کا نقشہ بھی کھینچ دیا ہے جو خلافت سے فیض پانے والوں کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مومنوں کو فیصلوں کے لئے اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ سمعنا واطعنا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ یہی ہیں جو کامیابیاں دیکھنے والے ہیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 9جولائی 2013ء)

احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جب اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف توجہ ہو گی تو پھر ایسے لوگ خلافت کے انعام سے فیض پاتے رہیں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ اُن لوگوں سے کیا ہے یا خلافت کے مقام سے وہ لوگ فائدہ اٹھائیں گے، وہ لوگ تمکنت حاصل کریں گے، اُن کے خوف کو امن میں خدا تعالیٰ بدلے گا جو ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجالانے والے اور عبادت کرنے والے اور ہر طرح کے شرک سے پرہیز کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکرگزار ہوں گے جو خلافت کی صورت میں انہیں ملا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظام جاری فرمایا ہے اور اس کے علاوہ اور کہیں یہ نظام جاری نہیں ہوسکتا۔ احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جن کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے خلافت کی نعمت سے حصہ ملا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے غیر مشروط نہیں ہے بلکہ بعض شرطوں کے ساتھ ہے اور جب یہ شرطیں پوری ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر تمکنت بھی حاصل ہو گی، خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی چلے جائے گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 9جولائی 2013ء)

نظام خلافت کے تائید یافتہ ہونے کی دلیل

اپنے اختتامی خطاب جلسہ سالانہ آسٹریلیا فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اگر جائزہ لیں تو واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے اس رہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے اور نظام خلافت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کے لئے یہی دلیل بڑی ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت باقی تمام فرقوں کی تعداد سے انتہائی کم ہونے کے باوجود اسلام کی خوبصورت تعلیم کی تبلیغ جو ہے وہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر تبلیغ کے ذریعہ سے یہ تعداد روز بڑھتی چلی جا رہی ہے''۔

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2013ء)

خلافت کی برکات سے جوڑنے کا ذریعہ

خطبہ جمعہ 18/اکتوبر 2013ء بمقام سڈنی آسٹریلیا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ اب خطبات کے علاوہ اور بھی بہت سے لائیو پروگرام آ رہے ہیں جو جہاں دینی اور روحانی ترقی کا باعث ہیں وہاں علمی ترقی کا بھی باعث ہیں۔ جماعت اس پر لاکھوں ڈالر ہر سال خرچ کرتی ہے۔ اس لئے کہ جماعت کے افراد کی تربیت ہو۔ اگر افراد جماعت اس سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو اپنے آپ کو محروم کریں گے۔ غیر تو اس سے اب بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں اور جماعت کی سچائی اُن پر واضح ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسلام کی حقانیت کا اُنہیں پتہ چل رہا ہے اور صحیح ادراک ہو رہا ہے۔ پس یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی اور دنیا کے رہنے والے احمدیوں کو بھی ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ ایم ٹی اے کی ایک اور برکت بھی ہے کہ یہ جماعت کو خلافت کی برکات سے جوڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے''۔

(روزنامہ الفضل 3 دسمبر 2013ء)

تربیتی اقتباسات

- حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اپنی تصنیف ''سیرت مسیح موعودؑ'' میں لکھتے ہیں:۔

''ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ جن دنوں حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' کا عربی حصہ لکھ رہے تھے حضور نے مولوی نور الدین صاحبؓ (خلیفہ اول) کو ایک بڑا دو ورقہ اس زیر تصنیف کتاب کے مسودہ کا اس غرض سے دیا کہ فارسی میں ترجمہ کرنے کے لئے مجھے پہنچا دیا جائے وہ ایسا مضمون تھا کہ اس خداداد فصاحت وبلاغت پر حضرت کو ناز تھا۔ مگر مولوی صاحب سے یہ دوورقہ کہیں گر گیا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے ہر روز کا تازہ عربی مسودہ فارسی ترجمہ کے لئے ارسال فرمایا کرتے تھے اس لئے اس دن غیر معمولی دیر ہونے پر مجھے طبعاً فکر پیدا ہوا اور میں نے مولوی نور الدین صاحب سے ذکر کیا کہ آج حضرت کی طرف سے مضمون نہیں آیا اور کاتب سر پر کھڑا ہے اور دیر ہو رہی ہے معلوم نہیں کیا بات ہے۔ یہ الفاظ میرے منہ سے نکلنے تھے کہ مولوی نور الدین صاحب کا رنگ فق ہو گیا۔ کیونکہ یہ دوورقہ مولوی صاحب سے کہیں گر گیا تھا۔ بے حد تلاش کی مگر مضمون نہ ملا اور مولوی صاحب سخت پریشان تھے۔ حضرت مسیح موعود کو اطلاع ہوئی تو حسب معمول ہشاش بشاش مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور خفا ہونا یا گھبراہٹ کا اظہار کرنا تو درکنار الٹا اپنی طرف سے معذرت فرمانے لگے کہ مولوی صاحب کو مسودہ کے گم ہونے سے ناحق تشویش ہوئی مجھے مولوی صاحب کی تکلیف کی وجہ سے بہت افسوس ہے۔ میرا تو یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گمشدہ کاغذ سے بہتر مضمون لکھنے کی توفیق عطاء فرمادے۔

جب کوئی دوست کچھ عرصہ کی جدائی کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کو ملتا تو اسے دیکھ کر آپ کا چہرہ یوں شگفتہ ہوجاتا تھا جیسے کہ ایک بند کلی اچانک پھول کی صورت میں کھل جائے اور دوستوں کے رخصت ہونے پر آپ کے دل کو از حد صدمہ پہنچتا تھا۔ آپ کو یہ بھی خواہش رہتی تھی کہ جو دوست قادیان آئیں وہ حتی الوسع آپؑ کے پاس آپ کے مکان کے ایک حصہ میں ہی قیام کریں اور فرمایا کرتے تھے کہ زندگی کا اعتبار نہیں جتنا عرصہ پاس رہنے کا موقعہ مل سکے غنیمت سمجھنا چاہیے۔ اس طرح آپؑ کے مکان کا ہر حصہ گویا ایک مستقل مہمان خانہ بن گیا تھا اور کمرہ کمرہ مہمانوں میں بٹا رہتا تھا۔ مگر جگہ کی تنگی کے باوجود آپ اس طرح دوستوں کے ساتھ مل کر رہنے میں انتہائی راحت پاتے تھے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 590 تا 592)

- حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ میں تحریر فرمایا کہ

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو کہ ایک دن پورا ہوگا''۔

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409تا410)

- حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں کہ

''میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں۔ تمام دنیا کو اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے۔ جسکو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں''۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظہر کے وقت ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تاکید سے فرمایا کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ۔

''توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی دعا باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہوگا''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 502 البدر 21 نومبر 1902ء)

- بٹالہ کے سفر کے دوران حضرت اقدس، شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی سے ان کے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے اور نصیحت فرمائی کہ:

''ان کے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہیئے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو۔ اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجے کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دنیوی امور جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ دل و جان سے ان کی خدمت بجالاؤ''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۹۴ البدر ۱۴/نومبر ۱۹۰۲ء)

رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ۔نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن۔برکینا فاسو

برکینا فاسو میں تقاریب آمین کا بابرکت انعقاد

تقریب آمین ۔ تینکو دوگو مورخہ 06 / جون 2021

مخبر صادق حضرت محمد ﷺ نے جہاں خداتعالیٰ سے خبر پا کر یہ اطلاع دی کہ ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب قرآن کریم جیسے انعام خداوندی کو بھلا دیا جائے گا،رسمی طور پر پڑھنا پڑھانا تو باقی رہے گا تاہم عملی صورت مخدوش ہوتی جائے گی۔ وہاں آپ ﷺ نے ایک ایسے خادم قرآن وجود کی آمد کی خبر بھی دی جس کا کام ہی قرآن کی عظمت کو دلوں میں بٹھانا اور اس پر عمل کرنے کے لئے ایک گروہ صادقاں تیار کرنا تھا۔ بحیثیت جماعت ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس موعود مسیح پاکؑ کے درخت وجود سے جڑنے کی سعادت ملی ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عملی نمونے سے افراد جماعت میں قرآن مجید کی عظمت اور شان کو قائم فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

شکرِ خدائے رحماں! جس نے دِیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کِھلا یہی ہے
دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گِرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 48۔مطبوعہ 1907ء)

پھر ایک تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا:

’’نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن‘‘(کشتی نوح ص 13)

قرآن مجید سیکھنا، سکھانا، اس کا پڑھنا اور دوسروں کو پڑھاتے چلے جانا ایک ایسا مستقل کام ہے جس کا اختتام نہیں۔ جماعت احمدیہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ خدمت قرآن میں ہمہ تن مصروف ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں دن رات خدمت قرآن مجید کے پروگرام سارا سال جاری رہتے ہیں۔

مغربی افریقہ کے صحرائی ملک برکینا فاسو میں جماعت احمدیہ علمِ قرآن سے لوگوں کے دلوں کو گل گلزار کرنے کی کوشش میں مسلسل مصروف ہے۔ درجنوں مشن، بیسیوں معلمین اور مربیان کرام، ذیلی تنظیمیں اور دیگر صاحبانِ علم اس کوشش میں ہیں کہ نور قرآن کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ جہاں جماعت کے افراد کو قرآن مجید سکھانے کی کوشش جاری ہے وہاں ایسے خوش نصیب افراد کی حوصلہ افزائی بھی کی جارہی ہے جو قرآن مجید پڑھنے کی سعادت پارہے ہیں۔ برکینا فاسو کے مختلف ریجنز میں جب ایک تعداد قرآن مجید کا دور مکمل کرلیتی ہے تو اجتماعی ’’تقریب آمین‘‘ کا انعقاد کیا جاتا ہے تا کہ جہاں ان خوش نصیبوں کا نمونہ دوسروں کے لئے پیش کیا جائے وہاں نئے آنے والوں اور جنہوں نے ابھی یہ سعادت نہیں پائی، کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

برکینا فاسو میں ماہ جون 2021ء میں چار مختلف مقامات پر آمین کی بابرکت تقاریب منعقد ہوئیں۔ اور مجموعی طور پر ایک صد اکیس خوش نصیب افراد نے قرآن مجید کا دور مکمل کرنے کی سعادت پائی۔ ان تقاریب کا مختصر جائزہ پیش ہے:

ڈوری ریجن میں تقریب آمین مورخہ 6/ جون 2021

ڈوری ریجن میں تقریب آمین کا انعقاد

مؤرخہ 6/ جون 2021 کو ڈوری شہر میں تقریب آمین کا پروگرام ہوا۔ اس تقریب میں ریجن کی بعض جماعتوں کے احباب وخواتین شامل ہوئے۔ یہ بابرکت تقریب ڈوری کی ریجنل مسجد بیت الطاہر میں منعقد ہوئی۔ نیشنل ہیڈ کواٹرز سے مکرم امیر صاحب برکینا فاسو کی نمائندگی میں مکرم حافظ منظور احمد صاحب اور مکرم ذیلا یوسف صاحب پر مشتمل وفد ڈوری تشریف لایا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا مکرم حافظ یوسف صاحب نے تلاوت وترجمہ پیش کیا۔ مکرم حافظ منظور احمد صاحب نے قرآن مجید ناظرہ کا دور مکمل کرنے والے خوش نصیبوں سے قرآن مجید کے مختلف حصے سنے اور ان میں اسناد تقسیم کیں۔ بعد ازاں مکرم ذیلا یوسف صاحب نے قرآن مجید کی عظمت کے حوالے سے تقریر کی۔ مکرم شاکر مسلم صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ ڈوری نے اختتامی دعا کروائی۔ اس موقع پر کل بائیس افراد کی آمین ہوئی۔ جن میں سات خدام، پانچ انصار اور دس لجنہ شامل تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

سن کر قرآن مجید حفظ کرنے کا اعزاز

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ Nimatoaa (نیماتوآ) جماعت کے ایک ناصر مکرم عبداللہ Soumana صاحب جن کی عمر پنتالیس سال ہے آنکھوں کی نعمت سے محروم ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کی اندرونی آنکھ غیر معمولی روشن کردی ہے۔ آپ نے قرآن مجید سے عشق اور محبت کا اظہار اس طرح کیا ہے کہ تلاوت قرآن مجید سن سن کر سارا قرآن حفظ کرلیا ہے۔ آپ کو اس غیر معمولی کام کے سرانجام دینے میں دس سال لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے سینہ کو قرآنی علوم سے منور فرمائے اور قرآن مجید سے محبت کے اس جذبے کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

تینکو دوگو میں تقریب آمین کا انعقاد

تینکو دوگو ریجن میں تقریب آمین مؤرخہ 06 / جون 2021 کو منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں نیشنل ہیڈ کواٹرز سے مکرم امیر صاحب برکینا فاسو کی نمائندگی میں مکرم حافظ طیب احمد شاہ صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی تشریف لے گئے۔ آپ نے قرآن مجید ناظرہ کا دور مکمل کرنے والے خوش نصیب افراد سے قرآن مجید کے منتخب حصے سنے اور اسناد تقسیم کیں۔ آپ نے اپنے اختتامی کلمات میں احباب جماعت کو قرآن مجید کا علم حاصل کرنے اور روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں آپ نے اختتامی دعا کروائی۔ اس تقریب میں کل 53 افراد کی آمین ہوئی، جن میں 41 خدام و انصار اور 12 لجنہ شامل تھیں۔ مجموعی طور پر تقریب میں شامل ہونے والوں کی تعداد 155 رہی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

سفانے شہر کی تقریب آمین کا ایک منظر 8/ جون 2021

’نونا‘ میں تقریب آمین والوں کا گروپ فوٹو

سفانے شہر میں تقریب آمین کا انعقاد

مؤرخہ 08 / جون 2021ء کو ددگو ریجن کی جماعت (SAFANE) سفانے شہر میں تقریب آمین کا بابرکت انعقاد ہوا۔ مکرم امیر صاحب برکینا فاسو کی نمائندگی میں مکرم حافظ طیب احمد شاہ صاحب نیشنل سیکریٹری تعلیم القران ووقف عارضی نے تقریب میں شرکت کی۔ صبح دس بجے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم محب اللہ خالد صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ ددگو نے احباب جماعت کے سامنے تقریب کا مقصد اور تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم حافظ طیب احمد شاہ صاحب نے قرآن مجید ناظرہ مکمل کرنے والے خوش نصیبوں سے قرآن مجید کے مختلف حصے سنے اور اسناد تقسیم کیں۔ تقریب سے مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے اپنے اختتامی کلمات میں احباب جماعت کو تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی اور ناظرہ قرآن کا دور مکمل کرنے والوں کو مبارکباد دی۔ تقریب کے اختتام پر آپ نے دعا کروائی۔ اس پروقار تقریب میں حاضرین کی کل تعداد دوصد تیس (230) رہی۔ جس میں گاؤں کے معززین اور غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ سفانے شہر کی اس تقریب میں کل 38 افراد کی آمین ہوئی۔ تقریب میں شامل خدام سفید شرٹس اور کالی پینٹ پہن کر شامل ہوئے۔

’نونا‘ میں تقریب آمین کا انعقاد

مؤرخہ 09 جون کو ددگو ریجن کی ایک اور جماعت نونا Nouna میں تقریب آمین منعقد کی گئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم حافظ طیب احمد شاہ صاحب نے خدام سے قرآن سنا اور سندات تقسیم کیں۔ اس تقریب میں قرآن مجید ناظرہ مکمل کرنے والے تمام خوش نصیب مجلس خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقریب کی مجموعی حاضری 145 افراد رہی۔ پروگرام کے اختتام پر احباب جماعت کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ جماعت احمدیہ کو خدمتِ قرآن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے۔ تا کہ دنیا اس کے سایہ تلے آکر امن حاصل کر سکے۔‘‘

(روزنامہ الفضل ستمبر 14/ 1940ء)

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو قرآن مجید کی تعلیم کو احباب جماعت تک پہنچانے، اس پر عمل کرنے اور اس نور ہدایت کو پھیلانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایڈیٹر کے نام خط

محترمہ درثمین احمد جرمنی سے لکھتی ہیں:

ابھی ابھی آج کا تازہ شمارہ اور آپکا اداریہ پڑھا جو حسب معمول بہت ہی خوبصورتی سے لکھا گیا تھا۔جس دن اداریہ آتا ہے مجھے بے تابی سے اخبار کا انتظار ہوتا ہے۔آج کے روحانی مائدے میں جس طرح آپ نے تمام کارکنان کا محبت سے ذکر کیا اس نے دل پر عجیب اثر کیا۔اور دل سے تمام شاملین کارکنان کے لیے دعائے خیر نکلی اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو اجرعظیم سے نوازے اور بشمول میرے سب کی خدمت قبول فرمائے آمین ثم آمین خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

درخواست دعا

مکرم منور علی شاہد جرمنی سے لکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ نصرت منور کا گزشتہ جمعہ (9 جولائی) کو ویزبادن جرمنی کے مقامی ہسپتال میں ’’گردے میں پتھری‘‘ کا اپریشن ہوا تھا۔بعد میں کچھ انفیکشن ہوگیا اور تاحال ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور درد کی شکایت بھی ہے۔احباب جماعت سے ان کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعاوں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلیہ کو جلد کامل شفایابی عطا فرمائے آمین۔

درخواست دُعا

مکرم آصف بلوچ ۔یو کے سے اعلان بھجواتے ہیں کہ:

مکرم عبدالحئی خان صاحب مندرانی ابن حضرت محمد مسعود خان صاحب مندرانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سابق صدر جماعت تونسہ شریف بعارضہ فالج بیمار ہیں کچھ عرصہ نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہے ہیں اب گھر آگئے ہیں۔لیکن ابھی بھی بات چیت میں دشواری کا سامنا ہے اس بزرگ خادم سلسلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے درازی عمر سے نوازے ۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

مکرم جاوید اقبال ناصر مربی سلسلہ جرمنی سے اعلان بھجواتے ہیں کہ:

خاکسار کی والدہ محترمہ رضیہ بیگم زوجہ چوہدری محمد سلیمان صاحب مرحوم آف راجن پور شہر پاکستان مورخہ 16 جولائی بروز جمعۃ المبارک کو صبح بقضاء الٰہی سے 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر بہت سی خوبیاں رکھی تھیں۔آپ کو صدر لجنہ شہر وضلع راجن پور رہنے کی سعادت ملی۔جماعت اور خلافت کے ساتھ بے پناہ وفا اور محبت کا تعلق تھا۔مہمان نوازی اور غریب پروری آپ کی اہم صفات تھیں۔واقفین اور مربیان کرام سے ایک خاص عقیدت اور پیار تھا۔مالی قربانی میں ہمیشہ صفِ اوّل میں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ موصیہ تھیں اور آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنی جائیداد کا حصہ آمد ادا کر دیا ہوا تھا۔ ذیابیطس اور بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں۔ دو ماہ قبل آپ کو فالج کا حملہ ہوا تھا۔طبیعت کچھ بہتری کی طرف مائل تھی لیکن فالج نے ایک اور حملہ کر دیا۔آپ کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں لایا گیا۔چند دن زیرِ علاج رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم غالب آنے پر اپنے خالقِ حقیقی سے جاملیں۔قبر کے تیار ہونے پر مکرم ومحترم صدر صاحب انصار اللہ پاکستان نے دُعا کروائی۔ پیارے حضورِ اقدس ایدہُ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت و اجازت سے بہشتی مقبرہ اوّل دارالفضل ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

آپ نے اپنے پیچھے اپنے بہن بھائیوں کے علاوہ سات بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کا سب سے بڑا بیٹا خاکسار (جاوید اقبال ناصرؔ) اور سب سے چھوٹا بیٹا عزیزم محمد لقمان زاہد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ تین بیٹے اسیرانِ رہ مولا راہ چکے ہیں۔ایک بیٹا عزیزم نسیم احمد صاحب اور چھوٹا بھائی مکرم نصیر احمد قمرؔ صاحب ابھی بھی اسیرانِ راہ مولا کی سعادت ڈیرہ غازی خان کی جیل میں رہ کر پا رہے ہیں۔اور اسیری کی وجہ سے جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ایک بیٹا عزیزم نعیم اختر صاحب امیرِ ضلع راجن پور وناظم علاقہ انصار اللہ ڈیرہ غازی خان ہیں۔ ان پر بھی مخالفینِ احمدیت نے اپنی حسد کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کیس بنایا ہوا ہے۔اور دن رات اِس کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ آپ کو جماعت کی محبّت میں اسیر بنا کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے دیکھ سکیں۔

خاکسار سب قارئین کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتا ہے آپ دُعا کریں کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہم سب کو صبر کی توفیق دے اور آپ کی نیکیاں آگے بھی جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا ملتی رہے۔آمین

خاکسار طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کی انظامیہ و کارکنان کا بھی دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے لحہ بہ لحہ ہماری والدہ صاحبہ کا خیال رکھا اور اُن کو آرام پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر سے نوازے۔آمین

(ادارہ الفضل کی طرف سے تعزیت قبول کریں۔اللہ تعالیٰ اسیران رہ مولیٰ کی رہائی کے سامان جلد پیدا فرمائے)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

’’جب تم کسی بھائی کو سلام کہتے ہو تو تم نہیں کہتے بلکہ خدا تعالیٰ کی دعا اسے پہنچاتے ہو۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں لوگ عموماً اپنے گھروں میں داخل ہوتے ہوئے السلام علیکم نہیں کہتے گویا ان کے نزدیک دوسروں کے لئے تو یہ دعا ہے لیکن اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کے لئے نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سارے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ جب بھی اپنے گھروں میں جائیں السلام علیکم کہا کریں۔۔۔سلام کہنا ایک بہت بڑی نیکی ہے اور رسول کریمؐ نے اخوت اسلامی کے قیام کے لئے اسے ضروری قرار دیا ہے۔ پس تم کسی بات کو معمولی اور چھوٹی سمجھ کر نہ چھوڑو بلکہ اس کی نگہداشت کرو۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 405تا406)

بشریٰ نذیر آفتاب ۔سسکاٹون کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

24 جولائی 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:26	19:03
مدینہ منورہ	04:19	19:10
قادیان	04:04	19:31
ربوہ	03:44	19:10
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:47	21:02

ایڈیٹر کے نام خط

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی بشارت

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر ویلز یو کے سے لکھتے ہیں:

17 جولائی کے الفضل کے سب صفحات، لفظ بلفظ روز کی طرح سے ، قرآن، حدیث، اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔اقتباس حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بہت تربیتی اور مفید معلومات، پڑھی تھے۔ جو بہت منظم اور موقع محل کے مطابق تھے، عید الاضحیہ نمبر تھا مگر ایڈیٹر ابوسعید صاحب نے برموقع اور مناسب مختصر اور ضروری خطبہ اور عید کا طریق لکھ کر، الفضل کو اور مفید کر دیا۔ یہ خطبہ ان سب کیلئے بھی جو گھر میں ہی عید پڑھیں گے اور انکے لیئے بھی جو جلدی خطبہ دے کر حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کا خطبہ سننا چاہتے ہیں۔ اور قارئین الفضل کو دوسرے دن کی عید مبارک بھی۔ الفضل ہم سب کیلئے مناسب حال مضامین کے ساتھ ہماری تربیت (، جو ہماری ہو گی تو بچوں کی کر پائیں گے)، کا منظم بندوبست کرتا ہے، لائق صد تحسین ہے۔ ہم وہ دن کبھی نہیں بھولے، جب ڈاکیا کسی دن الفضل نہ لاتا تو سانس خشک ہو جاتا، کہ پھر الفضل کے شمارے ڈاک سے چوری کرائے گئے ہیں، یا کیوں الفضل نہیں چھپا، یا پھر کسی کے کہنے پہ الفضل پہ کیس ہوا یا بند ہوگئی۔ اور یہ سانس کی خشکی تر دعا کے ساتھ اور تڑپ کے ساتھ رہتی۔۔۔ جب تک ڈاکیا دوبارہ الفضل نہ لے آتا، اور ہم جلدی سے ایڈیٹر / ادارہ کی وضاحت نہیں پڑھ لیتے تھے کہ کیا وجہ بنی ہے۔ اب وہ ان ہاتھوں کو حسرت سے دیکھتے ہیں کہ قادر نہیں رہے۔۔ اب فضائیں بانٹ رہی ہیں، الفضل، آن لائن ابھی چھپا، ابھی پڑھیں، اعلی ہے قدرت کے مالک کی شان۔ پہلے سے وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ فرمادیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔۔۔ اب بھی اسی مالک کو یاد کرنا ہے، سانس کی خشکی سے نہیں، تر زبان سے اسی کا شکر ادا کریں گے، کہ شکر کریں گے تو وہ اور دے گا۔ اور دے گا اور دے گا۔ ہم کو سنبھالنے والا بنائے۔